بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

02: کتاب کا مقدمہ۔ حصہ اوّل

کن سلفیاً علی الجادۃ لفضیلۃ الشیخ عبد السلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ آج کی نشست سے ہم درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب کے اپنے مقدمے سے اور یہ جو مقدمہ ہے اس میں بہت ہی علمی اور بہت ہی اچھی اور طالب علم کے لیے مفید باتیں ہیں اس لیے میں جلدی نہیں کروں گا درس منہج کے تعلق سے ہے ہم ٹھہر ٹھہر کر چلیں گے سمجھ سمجھ کر چلیں گے۔

منہج سلف جو ہے مقدمہ جو شیخ صاحب نے بیان کیا ہے یہ اجمالی منہج سلف کو بیان کیا ہے مجمل طور پر اور پھر آگے جو پوری کتاب ہے وہ تفصیل ہے تو پہلے اجمال سے کام لیا پھر تفصیل سے کام لیا۔ بہت اہم باتیں مقدمے میں بھی بعض علماء بیان کرتے ہیں "وهذا من حسن تصنيف" جیسے کہا جاتا ہے کہ پہلے آپ اجمال سے کام لیتے ہیں اور پھر تفصیل سے تو طالب علم جو ہے اپنے علم کو مضبوط کرنے کے لیے اجمال سے پہلے مسائل کو یاد کرتا ہے اور سمجھتا ہے پھر ضرورت کے لیے تفصیل پر غور و فکر کرتا ہے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ شیخ صاحب کیا فرماتے ہیں۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں مقدمے میں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَتُوبُ إِلَيْهِ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

(آل عمران:102)

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ (النساء:1)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾﴾ (الاحزاب:70-71)

أَمَّا بَعْدُ:

خطبۃ الحاجۃ سے شیخ صاحب نے اپنی اس پیاری تصنیف کا آغاز کیا ہے خطبۃ الحاجۃ کے تعلق سے میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں۔ آج جو شیخ صاحب کے اپنے قول ہیں وہاں سے درس کا آغاز کرتے ہیں۔

"فقد بعث اللہ نبیہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للناس" بے شک تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾۔

پوائنٹس یہاں پر لکھے ہوئے نہیں ہیں میں شرح میں صرف آسانی کے لیے طالب علم کی تاکہ فنگر پوائنٹس پر چیزیں یاد آجائیں:

1-تو پہلا پوائنٹ جو ہے مقدمے میں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین ہیں اور اس کی دلیل ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء:107)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین ہیں اور رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ جس چیز کا حکم دیا گیا اُن کو (رسالت پہنچانے کا حکم دیا گیا) تو وہ بہترین طریقے سے اور آسان ترین طریقے سے مکمل طور پر اس پیغام کو پہنچا دیا۔ اسی کا نام رحمت ہے نا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی چیز چھپائی نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اس کی بہترین طریقے سے تعمیل اور تکمیل کی ہے تو رحمت للعالمین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

2-پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ "وجعل أمتہ أمۃ وسطا" (اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو امت وسط بنایا)۔ امت وسط کیا ہے پہلے دلیل سن لیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا﴾(البقرة:143)

(اور اسی طریقے سے ہم نے بنایا ہے تم لوگوں کو امت وسط (درمیانی امت، عدل وانصاف کرنے والی امت))۔وسط، وسطیت کا نام جو ہے درمیان سے ہے میانہ روی کا معنی اس میں پایا جاتا ہے اور عدل و انصاف کا معنی جیسے آگے بیان ہوگا کیونکہ جو میانہ روی سے کام لیتے ہیں وہی عدل وانصاف اور اعتدال سے کام لیتے ہیں۔

کیوں امت وسط بنایا؟﴿لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾(تاکہ تم لوگ لوگوں پر گواہی دینے والے بنو)۔

گواہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے، عدل وانصاف والا ہوتا ہے یا غلو سے کام کرنے والا جھوٹا انسان ہوتا ہے؟ گواہ ہوتا کون ہے ہم کسے گواہ بناتے ہیں اپنے روزمرہ معاملات میں؟ سچے انسان کو اور جو عدل وانصاف کرنے والا ہو، ایسا ہے نا! تو امت وسط آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت﴿لِّتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ تاکہ تم لوگ (یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت) لوگوں پر گواہی دیں گے۔

کیا گواہی دیں گے اور اس گواہی سے کیا مراد ہے؟لوگ اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو جھٹلائیں گے اپنے رسولوں کو جھٹلائیں گے۔ بعض لوگ کہیں گے جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا نافرمانی کا راستہ اختیار کیا کہ ہمیں یہ پیغام تو نہیں ملا ہمیں رسول نے شرک سے تو آگاہ نہیں کیا، فلان نافرمانی سے تو آگاہ نہیں کیا، ظلم سے آگاہ تو نہیں کیا۔ تو پھر کون گواہی دے گا؟ گواہوں میں سے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی گواہ ہوں گے یہ بڑا شرف ہے اعزاز ہے اس امت کا۔

اس امت کو کہاں سے پتہ چلا؟قرآن مجید سے۔قرآن مجید میں قصص الانبیاء ہے کہ کس نبی کو کس رسول کو کس قوم کے لیے بھیجا ہے، کیا پیغام دے کر بھیجا ہے، قوم نے کیا جواب دیا تھا۔ مکمل قصے تفصیل کے ساتھ ہیں کہ نہیں ہیں؟قرآن مجید جو ہم پڑھتے ہیں صرف اِس کان سے سننے کو اور اِس سے نکالنے کے لیے نہیں ہے، جو ہم پڑھ رہے ہیں یاد رکھیں یہ ہمارا ایمان ہے ہمارا دین ہے ہم گواہی دینے والے ہیں یہ امت گواہی دے گی اور گواہی بغیر علم کے ممکن نہیں ہے گویا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی بغیر علم کے امتی کا ہونا ممکن نہیں ہے،﴿لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾(تاکہ تم لوگوں پر گواہی دینے والے بنو)۔

﴿وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾(اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ لوگوں پر گواہی دیں گے)۔کہ یہ میرا امتی جو ہے اس نے پیغام کو لیا ہے نہیں لیا ہے اس پر عمل کیا ہے کہ نہیں کیا ہے، کیسا امتی ہے یہ اتباع کرنے والا ہے یا ابتداع کرنے والا ہے (سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"أي عدولا لا يميلون عن الحق لا إلى غلو ولا إلى جفاء بل يتوسطون ويعتدلون"(وسطاً کا معنی ہے کہ عدول ہیں عدل وانصاف کرنے والے ہیں"لا يميلون عن الحق"حق سے دوری اختیار نہیں کرتے)۔ میلان کہتے ہیں ہٹنے سے کہ ہٹتے نہیں، جب انسان ایک دفعہ ہٹ جاتا ہے پھر اپنی سمت کو درست نہیں کرتا پھر جتنا چلتا رہتا ہے دوری بڑھتی جاتی ہے، تو لفظ میلان کا ہے یعنی ہٹ جانا اور دوری اختیار کرنا۔ کس چیز سے؟ حق سے۔"لا إلى غلو"(نہ غلو کی طرف جاتے ہیں (نہ ان کا میلان ہوتا ہے)"ولا إلى جفاء"(اور نہ ہی جفاء کی طرف)۔ غلو کا معنی ہے حد سے گزر جانا، جو فرائض ہیں، نوافل ہیں جو شریعت کی حدود ہیں ان کو پار کر کے جانا جیسا کہ زہد کے نام پر تصوف وجود میں آیا۔ زہد شریعت کی حدود کے اندر تھا اور تصوف غلو ہے شریعت کی حدود کو پار کرنے کا دوسرا نام ہے۔

صحابہ کرام زہاد تھے صوفی نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی زہد پر قائم تھی تصوف پر قائم نہیں تھی اور دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ زہد کا معنی ہے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دینا اور تصوف کا معنی ہے دنیا ہی کو چھوڑ دینا، زہد کا معنی ہے اگر ملا تو اس کو استعمال کیا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اگر نہیں ملا تو صبر کیا اور تصوف کا معنی ہے ہوتے ہوئے بھی چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں ان کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا، زہد کا معنی ہے کہ نعمت اگر ہے تو اس میں زیادہ تر گھسنے کی کوشش نہیں کرتے اور اس میں تقلیل کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ آج کے دن میں مجھے کتنی ضرورت ہے اسے کہتے ہیں قُوت الیوم، آج کے دن کی

ضروریات میری پوری ہوتی ہیں سو ریال میں تو ایک سو ایک ریال نہیں کماتے تھے بلکہ سو ریال ہی کماتے تھے جب سو ریال پورا ہو جاتا تھا یا پچاس ریال جتنی بھی ضرورت تھی کام چھوڑ کر طلب علم کے لیے چلے جاتے تھے اسے زہد کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض امہات المؤمنین (رضی اللہ عنھن) کو پوچھتے تھے کہ کچھ کھانے کو ہے؟ اگر کھانے کو ہوتا تو کھا لیتے اور اگر نہ ہوتا تو کیا فرماتے؟ "اللَّهُمَّ إِنِّي صَائِمٌ" فوراً نیت کر لیتے اور روزہ رکھ لیتے۔ اسے تصوف کہتے ہیں؟! اسے زہد کہتے ہیں۔

اور جو چیز بھی شریعت کی حدود کے اندر ہوتی ہے وہ خوبصورت ہوتی ہے جوں ہی شریعت کی حدود سے باہر نکل جاتی ہے وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔ وہ نور شریعت کا اس وقت تک ہے جب تک شریعت کے اندر ہے شریعت کا حصہ ہے اور جوں ہی شریعت سے باہر کوئی چیز چلی جاتی ہے پھر وہ تاریکیوں میں ڈوب جاتی ہے کیوں کہ شریعت سے پھر اس کا کوئی تعلق رہتا نہیں ہے۔ تو تصوف کا تعلق شریعت سے نہیں ہے تصوف کا تعلق علم سے نہیں ہے اور نہ ہی روشنی سے ہے بلکہ تصوف کا تعلق ہے جہالت سے اور جہالت کی تاریکیوں سے اور شریعت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

"ولا إلى جفاء" (اور نہ جفاء سے کام لیتے ہیں)۔

فرائض کو چھوڑنے والے واجبات کو چھوڑنے والے منہ موڑنے والے، تقصیر کرنے والے ان کو کہتے ہیں جفاء کرنے والے اور دونوں نے دو extremes لیے ہوئے ہیں غلو کرنے والے بھی ایک طرف اور جفاء کرنے والے دوسری طرف بالکل extremes۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کہاں ہے؟ اُمۃ وسطا ہے۔

اور پچھلی امتیں جو ہیں ان میں دونوں چیزیں پائی جاتی تھیں غلو بھی پایا جاتا تھا اور جفاء بھی پائی جاتی تھی یہودیوں کو دیکھ لیں آپ۔﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ: 31) کیا ہے یہ؟ غلو ہے، اپنے علماء سے اتنی محبت کرنا کہ انہیں ربوبیت کا درجہ دے دینا۔ ربّ کیسے بنایا؟ کسی حلال چیز کو حرام کر دیا پیروی کی اسے حرام کر دیا اور کسی حرام کو حلال کر دیا اور اسے حلال سمجھ بیٹھے گویا کہ جو عالم کہتا ہے وہی دین بن جاتا ہے اگرچہ تورات اور انجیل کے مخالف کیوں نہ ہو اسے کہتے ہیں غلو۔ دین کیا ہے؟ قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہودی بھی مسلمان ہی تھے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں یہودی نہیں تھے یہ نام بعد میں رکھے گئے ہیں۔﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمرآن:19)، سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے امتی بھی تھے مومن جو تھے ان کی اتباع اور اقتداء کرنے والے مومن تھے وہ یہودی نہیں تھے وہ بھی مسلمان تھے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر ایمان لانے والے موحد جو تھے متبع سنت ان کی پیروی کرنے والے ان کی اتباع کرنے والے بھی مسلمان ہی تھے۔ اِن سے پہلے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی امت بھی امت

مسلمہ تھی اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بھی امت مسلمہ ہے اور یہ اعزاز ہمیں ملا ہے کہ اس کے بعد نہ تو کوئی رسول آئے گا اور نہ ہی کوئی دوسری امت آنے والی ہے۔

تو بنی اسرائیل نے ایک طرف سے تو غلو کیا کہ اپنے علماء کو ربّ کا درجہ دے دیا جفاء کیسے کی دوسری طرف؟ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا قتل کیا۔ عجب بات ہے کہ نہیں غلو بھی ہے جفاء بھی ہے اور دونوں میں انتہا ہے!

لیکن امت وسط جب آئی ہے اور صحابہ کرام کو دیکھ لیں آپ واللہ ایسی مثال قائم کی ہے کہ ان سے پہلے کسی نبی کے صحابی ایسے تھے ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أفضل الأنبياء والمرسلين وخاتمهم، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ أفضل الأصحاب على الإطلاق۔

دنیا میں لوگ دوستی پر ناز کرتے ہیں کہ ہماری دوستی ہے اور دوستیوں کے بڑے قصے سناتے ہیں۔ کاش! کہ دیکھ لیتے سن لیتے اور سمجھ لیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کیا تھے جن سے محبت کرنا بھی توحید ہے عبادت ہے ایمان ہے، نہیں! "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" بغیر محبت کے ممکن ہے؟ سوال نہیں پیدا ہوتا، جب تک دل میں محبت نہ ہو اس وقت تک اس کلمہ کا زبان سے پڑھنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ کیوں کون بتائے گا؟ کیونکہ محبت کلمے کی شرطوں میں سے ہے شرط مکمل نہ ہو تو عبادت ہی ناقص ہے بلکہ فاسد ہے، کلمہ بھی فاسد ہے بغیر شرطوں کے (سبحان اللہ)۔

تو شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ امت وسط ہے۔ پہلا پوائنٹ کیا ہے؟

1- کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین ہیں۔ کس نے بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے بنا کر بھیجا ہے۔

2- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت، امت وسط ہے۔ وسط کا کیا معنی ہے ؟ میانہ روی، عدل وانصاف سے کام لینے والے۔

کیا مطلب ہے عدل وانصاف سے کام لینے والے ؟ نہ غلو سے کام لیتے ہیں اور نہ ہی جفاء سے کام لیتے ہیں اور صرف ایک چیز جانتے ہیں کہ نصوص کے سامنے حق کے سامنے سر کیسے جھکایا جاتا ہے، یہ جانتے ہیں جب نص سامنے ہے جا کر سر جھک جاتا ہے آمنا وصدقنا کہنا جانتے ہیں صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے بھی اور اپنے جسم سے بھی کر کے دکھاتے ہیں۔

3- شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "غذ دين الإسلام قد نهى عن الغلو والجفاء" ((کیوں غلو اور جفاء سے دوری اختیار کرتے ہیں؟) کیونکہ دین اسلام نے غلو اور جفاء سے منع کیا) "وأمر بالتوسط والإعتدال في الأمور كلها" (اور حکم دیا میانہ روی کا اعتدال کا شریعت کے ہر معاملے میں "في الأمور كلها")۔

ہر چیز میں کس چیز کا حکم دیا ہے ؟ کہیں پر ظلم کا حکم ہے شریعت کے کسی باب میں کسی معاملے میں بھی؟ کہیں پر دین میں غلو کا کہیں پر ذکر ہے یا ہمیشہ غلو کی مذمت کی گئی ہے ایک آیت ایک حدیث کوئی دکھا سکتا ہے مجھے؟ مجھے کوئی دکھا سکتا ہے کہ شریعت نے غلو کی مذمت نہ کی ہو بلکہ غلو کا حکم دیا ہو ؟ نہیں ہے نا، لیکن مذمت کے کتنے دلائل ہیں عبادات میں، معاملات میں، اخلاق میں، سیاست میں گویا کہ ہر اُمر میں یہاں

تک کہ کھانے پینے میں بھی مال کے اسراف میں بھی غلو نہ کرو۔

مال ہم خرچ کرتے ہیں غلو سے کام لیا جا سکتا ہے؟﴿اِنَّ الۡمُبَذِّرِیۡنَ کَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّیٰطِیۡنِ﴾ (الاسراء:27) کس سے جاکر ملایا؟ شیطان سے (سبحان اللہ)۔ارے مال تو اپنا ہے ؟! مال آپ کا اپنا ہے لیکن اس میں غلو نہیں کر سکتے حد سے بڑھ نہیں سکتے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ دین اسلام نے غلو اور جفاء سے منع کیا۔

"وإن من أبرز سمات هذا الدين" (اور اس دین اسلام کی بڑی اور ظاہر خوبیوں میں سے)۔کیا ہے؟ "العدل والإنصاف" (عدل وانصاف ہے) "وعدم الظلم والحكم بالقسطاس المستقيم" ((عدل وانصاف دین اسلام کی بہت ہی بڑی اور ظاہر اور واضح خوبیوں میں سے ہے) "عدم الظلم" ظلم سے رک جانا یا اس ظلم کو چھوڑ دینا ترک کر دینا اور فیصلہ کرنا ہے تو "بالقسطاس المستقیم" فیصلہ بھی عدل وانصاف کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، فیصلے بھی سیدھے ہیں تول تول کر صحیح طریقے سے فیصلے کیے جاتے ہیں)۔

تو تیسرا پوائنٹ کہ دین اسلام نے غلو اور جفاء سے منع کیا اور یہ دین اسلام کی سب سے بڑی خوبیوں میں سے ہے کہ یہ دین عدل وانصاف پر قائم ہے۔

4- شیخ صاحب فرماتے ہیں"وإن خير من يمثل الوسطية في الأقوال والأعمال والمعتقدات ، الوسطية التي جاء بها الإسلام"(سبحان اللہ)،"وإن خير من يمثل الوسطية"(اور سب سے بہتر کردار ادا کیا ہے اس وسطیت کا اقوال میں، اعمال میں اور معتقدات عقیدے میں وہ وسطیت جو اسلام لے کر آیا ہے(یعنی لوگوں کی خود ساختہ وسطیت نہیں ہے یہاں پر مقصود بلکہ جو قرآن و سنت سے ثابت ہے))"خير من يمثلها"(سب سے بہتر اس وسطیت کی نمائندگی کرتے ہیں یا سب سے بہتر کردار ادا کیا اس وسطیت کا)۔ کون ہیں؟"هم أهل السنة والجماعة"(اہل سنت والجماعت نے)۔

اس کا مطلب ہے باقی جو ہیں؟ باقی صرف دعویدار ہیں۔ جس نے زبان سے کہا اور کر کے بھی دکھایا شریعت کے ہر معاملے میں چاہے قول ہو یا عمل ہو یا عقیدہ ہو تو صرف اہل سنت والجماعت ہی ہے۔

"الذين تمثلوا الإسلام فى جميع أمورهم"(جنہوں نے اسلام کی نمائندگی کی اپنے ہر معاملے میں)"اقتداء بالنبي صلى الله عليه وسلم"(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے)"وخلفائه الراشدين"(اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے راشدین)۔

کون ہیں چار خلفائے راشد؟ سیدنا ابو بکر و عمر و عثمان بن عفان و علی (رضی اللہ عنہم أجمعین) اس ترتیب سے ان چاروں کو کہا جاتا ہے الخلفاء الراشدین۔

"إتباعا للكتاب والسنة"(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء، خلفائے راشدین کی اقتداء کرتے ہوئے اتباع قرآن مجید اور سنت کی کرتے ہوئے)۔ کیسے؟"وفق فهم سلف الأمة"۔ اہل سنت والجماعت نے جو راستہ اختیار کیا ہے

شریعت کے ہر معاملے میں انہوں نے جو نمائندگی کی ہے اسلام کی صحیح طریقے سے کس بنیاد پر انہوں نے نمائندگی کی ہے؟ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت ہی واحد ایک فرقہ ہے جس نے اسلام کی صحیح نمائندگی کی ہے؟ قولاً فعلاً اعتقاداً اور پوری شریعت کے ہر معاملے میں انہوں نے بہترین طریقے سے نمائندگی کی ہے کیسے کہہ سکتے ہیں تو شیخ صاحب فرماتے ہیں"اقتداء بالنبي صلى الله عليه وسلم وخلفائه الراشدين"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اقتداء کرتا ہے اور جو خلفائے راشدین کے راستے کو اپناتا ہے ان کی اقتداء کرتا ہے وہ شریعت پر بہترین طریقے سے عمل کرنے والا نہیں ہوگا؟ان کے علاوہ کوئی اور ہو سکتا ہے جو اس راستے کے علاوہ دین پر عمل کرنا چاہے کوئی ہو سکتا ہے؟

تو پہلی بات یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کا اور خلفائے راشدین کی اقتداء کا راستہ اختیار کیا ہے اور یہی راستہ جس راستے کی انہوں نے پیروی کی ہے یا اتباع کی ہے یہی قرآن اور سنت کا راستہ ہے یہ نہیں کہ قرآن اور سنت سے ہٹ کر انہوں نے کسی اور چیز کی اتباع کی ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

تو قرآن اور سنت ہے لیکن قرآن اور سنت پر عمل کیسے کرنا ہے سمجھنے کے بعد سمجھیں گے کیسے؟"بفهم سلف الأمة"(قرآن ہے، حدیث ہے اور سلف صالحین کی سمجھ ہے)۔

جب یہ معاملہ مکمل ہوا پھر صحابہ کرام خلفائے راشدین اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء بھی آسان ہوئی اور اگر قرآن، سنت اور فہم سلف نہ ہو پھر اقتداء کیسے ممکن ہے! ترتیب دیکھی ہے آپ نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء، خلفائے راشدین کی اقتداء۔پھر کیسے ہے؟ قرآن و سنت کی اتباع کرتے ہوئے۔قرآن و سنت کی اتباع کیسے کریں گے؟ فہم سلف سے۔

فہم سلف کیوں؟

"فهم أولى الناس دخولا في هذه الوسطية"(کیونکہ جو سلف صالحین ہیں (اہل سنت والجماعت جو ہیں) جنھوں نے ان کے راستے کو اختیار کیا ہوا ہے اور یہی راستہ صحابہ کرام کا بھی تھا سلف صالحین کا بھی تھا یہ سب سے پہلے اس وسطیت میں داخل ہیں اور دوسرے لوگوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اس وسطیت میں داخل ہونے کا)"وإن كل معنى من معاني الوسطية ثبت لهذه الأمة فلأهل السنة والجماعة منه الحظ الأوفر والنصيب الأعلى"((شیخ صاحب فرماتے ہیں) اور جو بھی وسطیت کے معنیٰ ہیں جس معاملے میں بھی ہیں شریعت کے جس حصے میں بھی ہیں یا جو بھی خوبیاں بتائی گئی ہیں اس وسطیت کی، اعتدال کی میانہ روی کی، عدل وانصاف کی جو اس امت کے لیے ثابت ہے تو حقیقتاً یہ ساری خوبیاں اس وسطیت، اعتدال، عدل و انصاف کی وہ اہل سنت والجماعت کے لیے سب سے زیادہ نصیب اور سب سے بلند اور اعلیٰ ان کا حصہ ہے)۔

کس کا حصہ ہے؟ اہل سنت والجماعت کا کیونکہ ہر مسلمان کہتا ہے کہ وسطیت پر ہم قائم ہیں، صوفی بھی کہتے ہیں ہم وسطیت پر قائم ہیں ۔اس آیت پر جو آج تلاوت کی ہے﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ ہر گروہ خوش جاتا ہے مزے کی بات ہے ہر گروہ جتنے بھی گروہ موجود ہیں چاہے وہ غلو سے کام کرنے والے ہوں یا جفاء کرنے والے ہوں۔

اب مثال کے طور پر جہاد کو دیکھ لیں کہ صوفیوں نے جہاد کے نام کو ہی ختم کر دیا ہے، جتنی بھی آیات تھیں احادیث تھیں نصوص جتنے بھی تھے جہاد کے تعلق سے الخروج فی سبیل اللہ کر دیا ہے جیساکہ تبلیغی جماعت (اس کی ایک مثال دے رہا ہوں میں) تو جو بھی نصوص تھے جہاد کے ان نصوص کو سارے کو تاویل کر کے۔

الخروج فی سبیل اللہ کا معنی ہے جہاد فی سبیل اللہ نہیں بلکہ اللہ کے راستے میں نکلو اور دعوت و تبلیغ کے لیے نکلو یہ ایک طرف ہے، پھر اپنے آپ کو امت وسط میں خود شامل کرتے ہیں اگرچہ یہاں پر نصوص کی جفاء ہے کہ نہیں؟ دوسری طرف غلو ہے کہ نہیں دعوت اور تبلیغ میں؟ دعوت و تبلیغ میں عبادت ہے تو جہاد بھی ایک عبادت ہے،ایک کو ترک کرکے (عبادت کو ترک کرکے) دوسری میں غلو سے کام لیا۔

ان کے برعکس دیکھیں آپ طالبان کو دیکھ لیں کہ جہاد کے نصوص میں غلو کیا اور جو جہاد شرعی ہے وہ پیچھے رہ گیا اور خود اس سے بہت آگے چلے گئے اور پھر بھی اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم ہی الطائفۃ المنصورۃ ہیں اور ہم ہی الفرقۃ الناجیۃ ہیں اور ہم ہی امت وسط کی بہترین نمائندگی کرتے ہیں۔

الغرض، تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت ہی ایک جماعت ہے ایک فرقہ ہے جس کا سب سے زیادہ نصیب اور حصہ ہے اس وسطیت میں۔ چوتھا پوائنٹ ہے کہ میانہ روی اور انصاف کا بہترین کردار ادا کیا اہل سنت والجماعت نے۔ میانہ روی، عدل و انصاف یعنی وسطیت کا بہترین کردار یا بہترین نمائندگی دوسرے لفظوں میں کی ہے اہل سنت والجماعت نے۔

5-اسلام کی صحیح نمائندگی ہر معاملے میں کی ہے اہل سنت والجماعت نے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء اور خلفائے راشدین کی اقتداء بھی اہل سنت والجماعت نے ہی کی ہے صحیح طریقے سے، اسلام کی صحیح نمائندگی ہر معاملے میں اہل سنت والجماعت نے ہی کی ہے۔

اسلام کی صحیح نمائندگی کیسے کریں گے ؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء سے اور صحابہ کرام، سلف کی اقتداء سے جس میں قرآن اور صحیح حدیث کی اتباع لازمی ہے اور سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق یعنی یہ ساری چیزیں جو ہیں دین اسلام کی صحیح نمائندگی کی بنیادیں ہیں۔

6-واحد گروہ جس نے قرآن اور سنت کی حقیقتاً صحیح طریقے سے اتباع کی ہے وہ ہے اہل سنت والجماعت تو صحیح اتباع بھی اسی گروہ نے کی ہے۔ صحیح اسلام کی نمائندگی انہوں نے کی ہے اور قرآن اور سنت کی صحیح پیروی بھی انہوں نے کی ہے۔ صحیح پیروی کیسے کی ہے؟فہم سلف کی بنیاد پر۔

چھٹا پوائنٹ کہ واحد گروہ جس نے قرآن اور سنت کی حقیقتاً صحیح طریقے سے اتباع کی ہے وہ ہے اہل سنت والجماعت۔

پھر شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"و ما ذاك إلاّ لأنهم الأنموذج الأمثل للأمة التي جعلها الله أمة وسطاً"(اور یہ سب صرف اس لیے ہے کیونکہ اہل سنت والجماعت ہی بہترین نمونہ ہے پوری امت کے لیے (سبحان اللہ))۔

"الأنموذج"(نمونہ ہے)"الأمثل"(بہترین)۔کس کے لیے بہترین نمونہ ہے ؟ دیکھیں بہترین نمونہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پوری امت کے لیے، نہیں! ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾(الاحزاب:21)۔

تو پھر یہ اہل سنت والجماعت کہاں سے آگئے؟ صرف زبان کے قول سے نہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین نمونہ سمجھتے ہیں بلکہ کر کے دکھائیں نا پتہ چلے، تو ایک ہی گروہ ہے جو قولاً و عملاً و اعتقاداً اور شریعت کے ہر پہلو میں دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین طریقے سے اتباع کرنے والے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح قولاً و فعلاً بہترین نمونہ سمجھا ہے وہ ایک ہی جماعت ہے اہل سنت والجماعت ہے۔

یہ کیسے بہترین نمونہ ہے کہ زبان سے کہتے ہیں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں اور عمل ان کی سنت خلاف کرتے ہیں؟ نہیں! جتنی بھی آج بدعات موجود ہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین نمونہ سمجھنے سے آئی ہیں امت میں؟ یہ شرک اور بدعات آج عام ہیں امت میں اگر واقعی حقیقتاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین نمونہ سمجھا جاتا جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو آج امت کا یہ حال ہوتا! تو زبان سے کہنا تو بہت آسان ہے ذرا کر کے دکھائیں نا عملاً پھر پتہ چلتا ہے۔

اس لیے شیخ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ امت کے لیے بہترین نمونے کا جس گروہ نے کردار ادا کیا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء اور خلفائے راشدین کی بات پہلے گزر چکی ہے تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم غلو سے کام لے رہے ہیں، غلو سے منع بھی کر رہے ہیں پھر غلو سے کام بھی لے رہے ہیں کہ جو کچھ صحابہ کہتے ہیں بس دین بن جاتا ہے اگرچہ قرآن اور سنت کے مخالف ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کے مخالف ہو تو ہر گز نہیں ممکن ہی نہیں ہے!) جب فہم سلف کی بات کرتے ہیں تو وہ فہم مراد ہے جو قرآن اور

سنت کے مطابق ہو مخالف نہ ہو۔ کیسے پتہ چلے گا؟ جن مسائل میں اُن کا اجماع ہے وہ حجت ہے اور جن میں ان کا اختلاف ہے وہ حجت نہیں ہے یہاں تک تو آجائیں نا، مخالفین تو یہاں تک بھی نہیں آنا چاہتے یا تو اندھی تقلید سے کام لینا ہے غلو سے کام لینا ہے یا صحابہ کرام کے اجماع کا بھی انکار کرنا ہے جفاء سے کام لینا ہے۔

میں نے کہا نا کہ دونوں طرف سے آپ کو ملے گا یا غلو ہو گا یا جفاء ہو گی۔ امت وسط کون ہے؟ جو اِن دونوں سے پاک ہے غلو سے بھی اور جفاء سے بھی۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت ہی بہترین نمونہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے امت وسط بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہ خبر دی ہے کہ بہترین اور سب سے اچھی امت ہے جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے (امت اسلامیہ)۔

اور اس سے کون مراد ہے جب ہم امت اسلامیہ کی بات کرتے ہیں؟ اہل سنت والجماعت ہی مراد ہے جنہوں نے حقیقتاً اتباع کی ہے قرآن کی اور سنت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کی ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "إذ هم الطائفة الوحيدة التي حققت المتابعة المحضة لكتاب الله عز وجلّ و سنة رسوله صلى الله عليه و سلم بخلاف غيرهم من فرق و طوائف الأمة"۔

اب اتنا جو اِن کو بڑھایا جارہا ہے اہل سنت والجماعت کو وجہ کیا ہے اتنا بڑھانے کی کوئی وجہ ہے یا یوں ہی بس مدح کیے جارہے ہیں اور ان کو یعنی مقام سے بڑھا کر کوئی ہم باتیں کر رہے ہیں؟ بے بنیاد باتیں ہیں یا بنیاد کی کوئی علمی بات ہو رہی ہے؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں﴿خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾(آل عمران:110) جیسی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔اور الطائفۃ ایک ہی جو گروہ ہے (طائفۃ کہتے ہیں چھوٹے گروہ کو فرقے سے بھی چھوٹا) طائفۃ ایک شخص بھی ہو سکتا ہے پتہ ہے؟ تو"الطائفة الوحيدة"(اکیلا گروہ جس نے صحیح متابعت قرآن مجید کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی)"المتابعة المحضة"(سو فیصد یقین ہے اور صحیح متابعت)۔ جسے پیور متابعت کہتے ہیں جس میں کچھ ملاوٹ نہیں ہے یعنی خواہش نفس کی ذرّہ برابر چیز بھی ملاوٹ نہیں ہے نہ باہر سے کوئی چیز ہے متابعت ہے تو مکمل طریقے سے متابعت ہے اور اسی کا نام اتباع ہے جسے کہتے ہیں حق الاتباع۔

"بخلاف غيرهم من فرق و طوائف الأمة"(ان کے علاوہ جتنے بھی فرقے ہیں امت میں اور گروہ ہیں) "فإنه ما من فرقة و لا طائفة إلاّ و لها من الأقوال و الاعتقادات ما يخالف كتاب الله و سنة رسوله صلى الله عليه و سلم"((سبحان اللہ) ان کے علاوہ اس ایک گروہ، اس جماعت کے فرقے کے علاوہ باقی جتنے فرقے ہیں امت میں ان کے اقوال، اعتقادات کو اگر دیکھا جائے تو ان میں ایسی چیزیں ضرور ملیں گی جو قرآن مجید اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مخالف نظر آتی ہیں)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (فٹ نوٹ میں لکھا ہوا ہے) فرماتے ہیں" و الحق الخالص الذي لا باطل فيه مع أهل السنة و الجماعة" (حق خالص جس میں کوئی باطل شامل نہیں ہے جو پیور حق ہے وہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ ہے)" و هذا معروف بالتتبع في كثير من العقائد و الأصول" (اور یہ معلوم ہو جاتا ہے یہ بات معروف ہو جاتی ہے جب تتبع کیا جاتا ہے عقیدے کے بہت سارے مسائل اور اصول کے مسائل کو جب دیکھا جاتا ہے)۔

تتبع کا مطلب ہے کہ ایک بعد مسئلہ دوسرا، پھر تیسرا پھر دسواں پھر ایک قسم کے مسائل کو دیکھنا ان پر غور و فکر کرنا۔ جب عقیدے میں دیکھا گیا اور اصول میں دیکھا گیا تو یہ نتیجہ اُخذ کیا گیا ہے کہ حق سو فیصد جو ہے جس میں باطل کسی بھی طریقے سے شامل نہیں ہے وہ صرف اہل سنت والجماعت کے پاس ہے اہل سنت والجماعت کے ساتھ ہے۔

7-تو شیخ صاحب فرماتے ہیں"لذلك كان أهل السنة خير فرق هذه الأمة" (اسی لیے اہل سنت وہ اس امت کے سب سے بہترین فرقوں میں سے تھے)۔

کیا اہل سنت والجماعت بھی فرقہ ہے؟ جی یہ بھی فرقہ ہے لیکن یہ وہ فرقہ ہے جو تفرقہ نہیں چاہتا تھا جس کو دوسرے چھوڑ کر گئے ہیں فرقے فرقے بن کر۔ایک ہوتا ہے کہ آپ خود جماعت کو چھوڑ کر نکل جاتے ہیں فرقہ بن جاتے ہیں طائفہ بن جاتے ہیں اور ایک یہ جو چھوڑتا نہیں ہے حق پر قائم ہے دوسرے اسے چھوڑتے جا رہے ہیں جو آخر میں بچے گا وہ فرقہ بچے گا کہ نہیں بچے گا؟ یہ آپ کی ہتھیلی ہے کوئی یہاں سے

نکل کر جا رہا ہے کوئی یہاں سے نکل کر جا رہا ہے کوئی یہاں سے کوئی یہاں سے بچے گا کیا یہ جو بچا ہے یہ فرقہ بچا ہے کہ نہیں؟ یہ بھی فرقہ بچ گیا اگرچہ اس نے اپنے آپ کو فرقے کا نام دیا ہی نہیں ہے نہ ہی وہ فرقہ ہے لیکن جب دوسرے چھوڑ کر گئے ہیں تو آخر میں بچا فرقہ ہی بچا (سبحان اللہ)۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں "لذلك كان أهل السنة خير فرق هذه الأمة" (اہل سنت اس امت کے سب سے بہترین فرقوں میں سے تھے) "و أوسط طوائفها" (اور ان کے جتنے بھی گروہ ہیں ان گروہوں میں سے عدل وانصاف پر قائم، میانہ روی پر عمل کرنے والے) "فهم الطائفة المنصورة" (یہی گروہ ہے اہل سنت والجماعت جو الطائفۃ المنصورۃ بھی ہے) "و هم الفرقة الناجية" (اور اسے فرقۃ الناجیۃ بھی کہا جاتا ہے)۔

کتنے نام ہوئے؟ (۱) أہل السنۃ و الجماعۃ۔ (۲) پھر الطائفۃ المنصورۃ۔ (۳) پھر الفرقۃ الناجیۃ۔ دلائل آگے پوری کتاب میں تفصیل کے ساتھ ہیں جلد بازی نہ کریں صرف نام سے ابھی introduction ہو رہا ہے یہ نام جو نئے نئے آ رہے ہیں ان ناموں کو ابھی یاد کریں دلائل پوری تفصیل سے بتائیں گے فکر نہ کریں کوئی بات بغیر دلیل کے آپ نہیں سنیں گے ان شاء اللہ۔

ساتوں پوائنٹ نوٹ کرلیں کہ سب فرقوں سے بہترین فرقہ جو عدل و انصاف پر قائم ہے وہ اہل سنت والجماعت ہے اور اسی کو الطائفۃ المنصورۃ اور الفرقۃ الناجیۃ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ چیزیں ایڈ کر لیں کہ فرقوں میں سے سب سے بہترین فرقہ (یعنی امت کے فرقوں میں سے معروف بات ہے) جو عدل وانصاف پر قائم ہے وہ اہل سنت والجماعت ہے اور اسے الطائفۃ المنصورۃ اور الفرقۃ الناجیۃ بھی کہا جاتا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"و هم كما قال شيخ الإسلام ، ابن تيمية رحمه الله"(اور یہ ویسے ہیں جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا)"وسط في النحل كما أن ملة الإسلام وسط في الملل"۔یہ کوڈ ورڈ ہیں کیا ہیں یہ آیئے دیکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں (اہل سنت والجماعت کے تعلق سے بات ہو رہی ہے)"وسط في النحل"(فرقوں میں وسط یہی ہیں عدل وانصاف پر قائم، میانہ روی پر قائم)۔کون ہیں؟ اہل سنت والجماعت۔فرقوں میں میانہ روی اور عدل وانصاف پر کون قائم ہے؟ اہل سنت والجماعت قائم ہے الطائفۃ المنصورۃ اور الفرقۃ الناجیۃ ایک ہی ہیں سارے۔"كما أن ملة الإسلام وسط في الملل"(جیسا کہ دین اسلام عدل وانصاف پر قائم ہے دوسرے ادیان کے سامنے)۔

الملل ادیان ہیں ناجمع ملۃ ہے۔یہودیت ہے، نصرانیت ہے، ہندو ازم ہے، بدھ ازم ہے، سیکیولرزم ہے، کمیونزم ہے جتنے بھی ازمز ہیں دین اسلام عدل وانصاف پر میانہ روی پر قائم ہے کہ نہیں پورے ادیان میں سے؟ اسی طریقے سے اہل سنت والجماعت بھی ان مسلمانوں کے فرقوں کے اندر یہی ایک فرقہ ہے جو عدل وانصاف اور میانہ روی پر قائم ہے۔

8- شیخ صاحب فرماتے ہیں"و من المعلوم أن أهل السنة و الجماعة هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم و هم التابعون لهم بإحسان و من سار على منهجهم و سلك طريقتهم إلى يوم الدين"۔

اہل سنت والجماعت کون ہیں؟ ابھی تک خوبیاں بتاتے رہے اہل سنت والجماعت بار بار آئے یہ بھی ہیں کون؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ بات معلوم ہے:

1-اہل سنت والجماعت"هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم"((یہ سب سے پہلے ہے)آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سرفہرست ہیں)۔

اہل سنت والجماعت کوئی باہر سے یہودیت سے گروہ نہیں آیا نہ نصرانیت سے آیا ہے، یہ کوئی آج کل کا ایجاد کردہ گروہ نہیں ہے یا دو تین صدیوں پرانا گروہ نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے اسے ایجاد کیا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ابن وہاب نے اسے ایجاد کیا ہے، بعض کہتے ہیں کہ نہیں اسے امام احمد بن حنبل نے ایجاد کیا ہے(رحمہمااللہ)۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں"و من المعلوم أن أهل السنة و الجماعة هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم"(سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں)۔

میں نے کہا ہے کہ دلائل اور تفصیل آگے آئے گی فکر نہ کریں، ابتداء صحابہ سے کی ہے نا تو اب صحابہ سے ثابت کریں گے کہ اُس زمانے میں یہ نام موجود تھا۔

2-"هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم و هم التابعون لهم بإحسان" دوسرے نمبر پر" و هم التابعون لهم بإحسان"۔

صحابی کسے کہتے ہیں اور تابعی کسے کہتے ہیں معنی الصحابی؟ جب ہم کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں تو اس سے کیا مراد ہے ابو جہل صحابی کیوں نہیں ہے؟ بھائی کہہ رہے ہیں کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو، ایمان لے کر آیا ہو اور وفات بھی اسی ایمان پر ہو۔

سیدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے دیکھ تو نہیں سکتے تھے وہ صحابی تھے کہ نہیں؟ تو تعریف میں تھوڑا سا خلل ہے کیا خلل ہے؟ ملاقات۔ دیکھنا شرط نہیں ہے ملاقات کافی ہے، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی پہلی شرط ہے، دوسری شرط ہے ایمان کی حالت میں۔ ورنہ ابو جہل نے ملاقات کی کہ نہیں؟ ابو لہب نے بھی کی ہے کہ نہیں؟ لیکن ایمان کی حالت تھی؟ نہیں تھی۔ سمجھیں ذرا ایک بڑی علمی بات کرنے جا رہا ہوں میں:

۱- جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی۔

۲- ایمان کی حالت میں۔

۳- وفات بھی اسی ایمان پر ہوئی اگرچہ بیچ میں ردّت بھی آئی ہو۔ کوئی شخص مرتد ہو گیا پھر توبہ کر لی لیکن موت اس کی ایمان پر ہی آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان پر ہی آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے وقت میں تب بھی اسے صحابی کہتے ہیں۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے جب حوض کوثر پر بعض لوگ جائیں گے تو فرشتے روک لیں گے (میدان محشر میں حوض کوثر ہے فرشتے روک لیں گے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے "أَصْحَابِي ، أَصْحَابِي" اور دوسری روایت میں "أُصَيحَابِي ، أُصَيحَابِي" (میرے صحابہ، میرے صحابہ کیوں روک رہے ہو؟)۔

تو روافض نے کہا "تمہاری صحیح بخاری میں دلیل ہے کہ صحابہ مرتد ہو گئے تھے ان کو حوض کوثر سے روک دیا گیا"۔

کیا جواب ہے اِس کا اس مقدمے سے جو میں نے ابھی بیان کیا ہے اُن کی بات درست ہے؟ اگر ظاہراً صحابی بھی لیا جائے چلو ہم مان لیتے ہیں کہ یہ صحابی تھے تو کیا واقعی صحابی مرتد ہو گئے تھے اور ان کی بات درست ہے صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے تو کیا جواب ہے؟ بعض ایسے بھی تھے جو مرتد ہو گئے تھے لیکن کیا اس سے مراد سارے صحابہ ہیں؟ سارے صحابہ مراد نہیں ہیں، دوسری بات کہ یہ صحابی نہیں ہیں (حقیقتاً صحابی نہیں ہیں یہ)۔ صحابی کی شرط کیا ہے؟ کہ وفات بھی اسی ایمان پر ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب ہے معلوم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں تو صحابی تھا

سامنے ایمان لے کر آیا بعد میں مرتد ہو گیا شرط کیا ہے صحابی کی ؟ کہ وفات بھی اسی ایمان پر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مومن تھا بعد میں مرتد ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے علم کے مطابق فرمارہے ہیں اُصحابی سچ ہے کہ نہیں ؟ سچ ہے۔ بعد میں جب مرتد ہوئے "إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ" آپ نہیں جانتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انہوں نے کیا چیز نئی کی دین میں۔ کیا نیا کیا؟ دین اسلام چھوڑ دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے مطابق حقیقتاً صحابی نہیں کیونکہ صحابی کی تعریف میں ہی نہیں ہے۔

تعریف کیا ہے صحابی کی تیسری کیا شرط ہے؟ وفات بھی اسی ایمان پر ہو۔ کیا وفات ایمان پر ہوئی ؟ نہیں۔

تو اس لیے یہ وہ لوگ ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے تھے جن کے خلاف سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی جنگ کی تھی اگرچہ ظاہراً صحابی تھے لیکن حقیقتاً صحابی نہیں تھے اور نہ ان کو صحابی کہا جاتا ہے لیکن اس حدیث سے یہ ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ سارے کے سارے صحابہ مرتد ہو گئے تھے (نعوذ باللہ) بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو مرتد ہوا وہ صحابی تھا ہی نہیں اور نہ ہی ہم اسے صحابی کہتے ہیں تو حقیقتاً وہ صحابی تھا ہی نہیں بلکہ اس حدیث میں یہ ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب مطلق نہیں جانتے (سبحان اللہ) واضح دلیل ہے۔

اور عجب ہے بعض ایسے لوگوں پر جن کو شیخ الاسلام کا درجہ دیا گیا ہے بعض جاہل لوگوں نے دیا ہے وہ کہتا ہے

کہ اس حدیث میں ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب جانتے تھے۔ جناب کہاں سے ثبوت ہے؟"لَا تَدْرِي" واضح لفظ ہے کہ نہیں جانتے! کہتا ہے کہ نہیں"لَا تَدْرِي" ایسا ہے جیسے کہ ﴿لَآ أُقۡسِمُ بِيَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ﴾(القیامۃ:1)،مزید تاکید ہے"لَا تَدْرِي" سے مراد ہے کہ میں ضرور جانتا ہوں (سبحان اللہ)۔

تو حدیث کی ابتداء اس کی انتہاء سے ٹکرا رہی ہے کہ نہیں؟ اگر مان بھی لیا جائے شیخ الاسلام کی بات کو جو کہ بالکل باطل ہے ضلالت ہے گمراہی ہے تو پھر جب روک دیا گیا تو چھوڑا کیوں نہیں ہے پھر؟ جب جانتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً جانتے تھے تبدیلی بھی پھر صحابہ کیوں کہا؟ بلکہ دوسرے لفظوں میں شیخ الاسلام صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ بعض صحابہ بھی محروم ہوئے حوض کوثر سے (نعوذ باللہ بعض صحابہ بھی) اور یہ بڑی زیادتی ہے اور اس کی وجہ جہالت ہے اور نتیجہ یہ گمراہی ہے۔

تو"أُصَحَابِي يا أُصَيحَابِي" سے مراد وہ لوگ ہیں اگرچہ صرف صحابہ ہی اس سے مراد نہیں ہے لیکن جو لوگ ظاہراً لفظ کو لے کر کہتے ہیں کہ صحابی ہی تھے حقیقتاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں تو صحابی تھے لیکن حقیقتاً صحابی نہیں تھے کیونکہ صحابہ کی تعریف اہل سنت والجماعت کے نزدیک واضح ہے اور وہ اس تعریف پر نہیں اترتے۔

الغرض، تابعی کون ہیں؟ جنہوں نے صحابہ سے ملاقات کی۔ کس پر؟ ایمان کی حالت میں۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر ایمان کی حالت میں اور وفات بھی اسی ایمان پر ہوئی اسے کہتے ہیں التابعی۔

تابعی کسے کہتے ہیں؟(بارک اللہ فیک ، الحمد للہ)﴿أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾،اس چیز کی گواہی دیں گے آپ صلی اللہ علی وآلہ وسلم کو جس چیز کا علم ہے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے وہ علم تھااور جو امتی تھے اب نمازی کا کیسے پتہ چلے گا؟علامت ہوگی نمازی کی، گواہی دیں گے یہ نمازی ہے یہ شخص میرا امتی ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ علم غیب مطلق آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، جس چیز کا علم ہے اس علم کے احاطے کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات کریں گے اِس سے ہر گز مراد نہیں ہے کہ ہر حرکات اور سکنات سے واقف ہیں اور ہر چیز کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دیں گے۔

3-پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں"و من سار علی منهجهم "سب سے پہلے صحابہ ہیں پھر تابعین ہیں پھر" و من سار علی منهجهم و سلك طريقتهم إلى يوم الدين"(پھر ہر وہ شخص جو ان کے راستے کو اختیار کرنے والا ہے ان کے منہج پر چلنے والا ہے تا قیامت)۔

آج بھی یہ گروہ موجود ہے کہ نہیں؟نہ صحابی ہے نہ تابعی تو کون ہے یہ؟ان کی اتباع کرنے والے ہیں۔

یہ تعریف ہے اہل سنت والجماعت کی۔

لفظی تعریف کیا ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو سنت پر جمع ہوئے۔"أہل السنۃ والجماعۃ" جماعت ہے اور سنت کا لفظ ہے یہ وہ لوگ ہیں جو سنت پر جمع ہوئے اور سنت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ اور طریقہ ہے۔

"و لم يتسم أهل السنة و الجماعة ،بهذا الاسم أهل السنة و الجماعة ، إلَّا بعد ما ظهرت البدع"۔تو اس نام کی ضرورت کیا پڑ گئی بھئی مسلمان تھے ہم لوگ ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمان تھے، صحابہ کرام کے زمانے میں مسلمان تھے تو اس نام کی ضرورت کیا پڑ گئی اور کب پڑی ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں"و لم يتسم"(اور یہ نام نہیں رکھا گیا)۔کون سا؟"أهل السنة و الجماعة بهذا الاسم"(اس نام سے أہل السنۃ والجماعۃ)"إلَّا"((استثناء ہے) سوائے اس کے کہ جب)"بعد ما ظهرت البدع"(جب بدعت کا ظہور ہوا اس کے بعد اب یہ نام رکھا گیا ہے)"و تعددت فرق الضلال"(اور فرق الضلال گمراہی کے فرقے بھی زیادہ ہو گئے متعدد ہو گئے)"و أخذ كل يدعو إلى بدعته و هواه مع انتسابهم في الظاهر إلى الإسلام"(اور ہر گروہ نے اپنی بدعت کی طرف بلانا بھی شروع کیا، اپنی خواہش نفس کی طرف بلانا بھی شروع کیا اس کے باوجود کہ وہ اپنی نسبت اسلام کی طرف ظاہراً کرتے تھے)(سب مسلمان ہیں لیکن بلاتے اس بدعت کی طرف تھے،سب مسلمان تھے))۔

9-اسی جملے سے کہ یہ نام اہل سنت والجماعت کب وجود میں آیا؟جب اہل بدعت کا ظہور ہوا گمراہ فرقوں کا وجود ہوا،جب اہل بدعت کا وجود ہوا تو اس نام کا بھی وجود ہوا،جب تک وہ نہیں تھے تو اس نام کی ضرورت بھی نہیں تھی ہم سب مسلمان تھے۔

"ومن هنا كان لا بد لأهل الحق أن يعرفوا بأسماء تميّزهم عن غيرهم من أهل الابتداع و الانحراف في العقيدة"(اور اب یہ بات لازمی تھی اہل حق کے لیے کہ وہ اپنے کچھ ایسے نام رکھیں جن سے ان کی پہچان ہو دوسرے فرقوں سے جو

بدعتی فرقے ہیں جن کے عقیدے میں انحرافات ہیں تاکہ اُن سے نمایاں ہو جائیں الگ ہو جائیں اور اُن کی پہچان اِن سے الگ ہو)''فظهرت حينئذ أسماؤهم الشرعية المستمدة من النصوص الشرعية''(تب ان کے وہ نام وجود میں آئے جو نصوص شریعت سے ہی لیے گئے ہیں (باہر سے نام نہیں آئے یہ''نصوص شرعية''(قرآن اور سنت،قرآن اور حدیث))''فمن أسمائهم''ان کے اسماء میں سے:

۱-''أهل السنة''ایک نام ہے۔

۲-''وأهل السنة و الجماعة''۔

۳-''و الفرقة الناجية''۔

۴-''والطائفة المنصورة''۔

۵-''وأهل الحديث''۔

۶-''أهل الأثر''۔

سب کا ایک مطلب ہے۔

10۔یہ نام کیوں وجود میں آیا اس کی کیا ضرورت پڑ گئی؟اہل سنت والجماعت یہ دوسرے نام جو ہیں کیوں وجود میں آئے؟تاکہ اپنے آپ کو ان اہل بدعت سے نمایاں کر دیں الگ کر دیں جب اہل بدعت نے اپنی بدعت کی طرف بلانا شروع کیا۔

نام کا وجود کب ہوا''کب''الگ سوال ہے''کیوں''الگ سوال ہے۔(نواں پوائنٹ کب؟دسواں پوائنٹ کیوں؟)۔

کب؟ جب یہ فرقے وجود میں آئے۔ کب وجود میں آئے صحابہ کرام کے زمانے میں ہی وجود میں آئے کہ نہیں؟(جیسے آگے تفصیل آئے گی میں نے کہا ہے کہ اجمالی تفصیل آگے آئے گی)۔ کب؟ صحابہ کرام کے زمانے سے ہی لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ جب بدعت تھی جب بدعت وجود میں آئی تب یہ نام بھی وجود میں آیا اور جب یہ بدعت نہیں تھی تو یہ نام بھی نہیں تھا۔ جب اہل بدعت نے اپنی بدعت کی طرف بلانا شروع کیا اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے رہے تب اہل سنت والجماعت کے لیے یہ لازمی تھا جو حق پر قائم تھے کہ وہ اپنا کوئی ایسا نام بیان کریں جن سے وہ ان اہل بدعت سے الگ ہو جائیں اور ان کی پہچان واضح ہو جائے دوسروں سے۔

"و لکن لما تسمت بعض الطوائف المبتدعة بأهل السنة"(لیکن جب بعض اہل بدعت کے گروہوں نے یہی نام استعمال کرنا شروع کیا اہل سنت)۔

کیا واقعی کسی نے کیا ہے آج کون کہتا ہے اپنے آپ کو اہل سنت؟ آج بریلوی کہتے ہیں کہ ہم اہل سنت ہیں بلکہ عرف بن چکا ہے انڈیا پاکستان میں دیکھیں آپ اہل سنت کون ہیں؟ بریلوی اہل سنت ہیں ان کو اہل حدیث کہتے ہیں پتہ ہے؟ کوئی اہل سنت کہہ دے تو اہل حدیث نہیں ہیں وہاں پر اس کا مطلب بریلوی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ نہیں؟ جو لوگ وہاں پر رہتے ہیں وہ جانتے ہیں اگر آپ کہتے ہیں کہ میں اہل سنت میں سے ہوں وہ سمجھیں گے بریلوی ہے، وہاں پر کہنا کہ میں اہل حدیث ہوں تب پتہ چلے گا یہ کہ اہل حدیث ہے، اہل سنت سے مراد بریلوی ہیں۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ صرف ان کے زمانے کی بات نہیں ہے بلکہ ہر زمانے میں ایک بدعتی گروہ آکر کہتا ہے ہم اہل سنت ہیں، اپنا نام رکھ دیتے تھے بدعت کو چھپانے کے لیے۔ خوبصورت نام ہے نا اب بریلوی بُرا نام لگتا ہے نا۔ کیا خیال ہے کوئی بریلوی اچھا نام ہے اہل سنت کو دیکھیں کتنا خوبصورت نام ہے۔

اب جیسا کہ دیکھیں آپ وہابی نام خود ہی ایجاد کیا نا۔ محمدی کتنا خوبصورت نام ہے اگرچہ وہابی بھی اچھا ہے الوہاب اللہ تعالیٰ نام ہے لیکن اکثر لوگ وہاب سے واقف نہیں ہیں لیکن محمد سے کون واقف نہیں ہے؟ اور شیخ صاحب کا نام کیا ہے محمد بن عبدالوہاب تھا یا عبدالوہاب بن محمد تھا؟ ان لوگوں نے کیسے الٹا کر دیا محمدی اچھا نام تھا ہر بندہ اسے accept کر لیتا۔ کون اعتراض کرتا کہ محمدی گروہ ہے جی کوئی اعتراض کرتا؟ جاہل بھی اعتراض نہ کرتا لیکن جب وہابی کہا کہ ایک نیا گروہ وہابی نکلا ہے جھوٹی تہمت لگائی ہے اگرچہ انصاف سے کام لیتے یہ بھی غلو سے کام لیا جفاء سے کام لیا تو اہل علم کو پتہ چلا ہے نا۔ ان جاہلوں کو کون بتاتا یہ ڈرتے ہیں وہابیوں سے اللہ کی قسم بعض ایسے گاؤں ہیں کہیں نا کہ وہابی آئے ہیں تو یوں کانپتے ہیں سمجھتے ہیں کوئی بلا آگئی ہے۔ جس کو گالی دینی ہو اسے گالی نہ دو اسے صرف وہابی کہو (نعوذ باللہ)۔ یعنی یہ پروپیگنڈہ کہاں سے آیا؟ ان ہی لوگوں سے جو اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں (لیکن جب بعض گروہوں نے اہل بدعت میں سے اپنے آپ کو اہل سنت کہنا شروع کیا اور)"و هم ليسوا على معتقد أهل السنة و الجماعة"(اور حقیقتاً اہل سنت والجماعت کے عقیدے پر قائم نہیں تھے)"من هنا تسمّى أهل السنة و الجماعة بالسلفيين"(یہی وجہ ہے کہ یہیں سے اہل سنت والجماعت نے اپنے آپ کو سلفی کہنا شروع کر دیا)۔

اب پھر دیکھیں نام میں وہ نام باقی رہا، وہ نام دیکھیں أہل السنۃ والجماعۃ ،اہل سنت نے اس سے دوری اختیار نہیں کی یہ نہیں کہا ہم اہل سنت میں سے نہیں ہیں (ذرا غور سے بات سمجھیں ذرا)۔اگر کوئی اہل باطل میں سے اپنا کوئی صحیح نام رکھ لیتا ہے تو اس صحیح نام کو فرق نہیں پڑتا لیکن صحیح نام والے اپنے اس صحیح نام کو رکھتے ہوئے اس کے ساتھ اس سے زیادہ نام رکھ لیتے ہیں تاکہ اس نام کے ساتھ ساتھ ان کی مزید جو ہے پہچان واضح ہو جائے بس، یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اہل سنت میں سے نہیں ہیں۔ خبردار! اہل سنت میں سے ہیں اگرچہ روافض کو بُرا لگے یا اُن جھوٹے اہل سنت میں سے لوگوں کو بُرا لگے "من هنا تسمّى أهل السنة و الجماعة بالسلفيين"۔

"و أطلقوا على دعوتهم الدعوة السلفية" (اور اپنی دعوت کا نام انہوں نے رکھ دیا الدعوۃ السلفیۃ) "فقيّدوا" یہ ذرا غور سے سنیں "فقيّدوا إتباع الكتاب و السنة بفهم السلف الصالح" "سلفی کا لفظ کہاں سے آیا؟ سلف صالحین سے۔ کیا کردار ہے سلف صالحین کا کیا خوبی ہے ان لوگوں کی؟ (کہ قرآن اور صحیح حدیث، قرآن اور سنت کو سمجھا ہے ان سلفیوں نے سلف کی سمجھ کے مطابق، قید ہے)۔

وہ سلف ہی نہیں ہے جو سمجھتا ہے اپنی مرضی سے یا اپنے امام کے قول کی مرضی سے اور سلف کی سمجھ کی مخالفت کرتا ہے وہ کبھی سلفی ہو نہیں سکتا اگرچہ وہ اپنے آپ کو ہزار مرتبہ سلفی لیبل لگائے۔ سلفیت کوئی صرف ایک کھوکھلا ٹائٹل نہیں ہے جو اسٹیکر ہوتا ہے نا کہ یہاں منہ پر لگا دیں تو وہ سلفی بن جاتا ہے، نہیں! یہ ایک منہج کا نام ہے جو ایمان اور عمل صالح پر قائم ہے صحیح عقیدے پر قائم ہے، صحیح منہج اور راستے پر قائم ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں ((ابھی اہل سنت والجماعت تھے اب سلفی آ گئے ہیں) کہ اب یہ جو سلفیین ہیں)
"أطلقوا علی دعوتهم الدعوة السلفية" (اپنی دعوت کا نام دعوۃ السلفیہ رکھا ہے) "فقيّدوا إتباع الكتاب و السنة بفهم السلف الصالح" (انہوں نے کتاب وسنت کی قید لگائی ہے کہ اس سے باہر نکلیں گے نہیں ہم، قرآن اور سنت کو سمجھنا ہے تو سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق ہی سمجھنا ہے ورنہ خاموشی اختیار کرنی ہے دوسرا راستہ نہیں ہے ہمارے پاس)۔

کون ہیں سلف صالحین شیخ صاحب فرماتے ہیں "من الصحابة و التابعين و من تبعهم بإحسان"۔

الحمد للہ، یہ اوپر بھی وضاحت ہو چکی ہے اب دوبارہ وضاحت ہو رہی ہے تاکہ کسی کے گمان میں یہ بات نہ آئے کہ جب ہم سلفی کہتے ہیں تو سلف صالحین ہمارے کوئی اور ہیں۔ بریلویوں کے صحابہ سلف ہیں کہ نہیں؟ وہ بھی زبان سے تو کہتے ہیں حقیقت چھوڑیں آپ لیکن ان کے ساتھ چلتے ہیں۔

سپاہ صحابہ بنی ہے صحابہ کرام سے محبت کے نعرے لگاتے ہیں پتہ نہیں کیا کچھ نہیں کرتے چاہے بریلوی ہو، دیوبندی ہو، جماعت اسلامی ہو، تبلیغی جماعت ہو جتنی بھی جماعتیں ہیں، یا حزبی ہیں یا اخوانی ہیں سب صحابہ کرام کو سر پر رکھتے ہیں لیکن ان کی سمجھ کو لیتے کیوں نہیں ہیں؟ یہی ہمارا اُن کا جھگڑا ہے کہ آپ سر پر بٹھاتے ہیں نام سے اور ہم آنکھوں اور سر پر بٹھاتے ہیں کام سے اور کچھ نظر نہیں آتا ہمیں اندھے ہیں راستہ اُن کا ہے ایک روشن راستہ اسی پر ہم چلتے ہیں۔ تمہارا اپنا اپنا راستہ ہے ہر بندے کا اپنا راستہ ہے اپنی مرضی ہے، جو جس

راستے کو اختیار کرنا چاہے اپنے پیچھے جماعت لگا لیتا ہے اور ایک گروہ بن جاتا ہے، دعوے کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کے لیے جان بھی قربان کر دیں گے۔ جان بعد میں قربان کرنا پہلے راستے کو اُن کی فہم اُن کے منہج کو تو اپنالو نا کتنا تضاد ہے قول اور عمل میں، عمل کچھ اور ہے زبان پر کچھ اور ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں "من الصحابة و التابعين و من تبعهم بإحسان ممن عرف بتمسكه بالسنة و الإمامة فيها" (اوران میں سے خاص طور پر وہ جو معروف تھے سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے اور ان میں امام بھی معروف تھے)" و اجتناب البدعة و التحذير منها"۔ اور خاص طور پر وہ لوگ ان سلف صالحین میں سے (خوبیاں دیکھیں ذرا اب دیکھیں دو لوگوں کا علم اور تقویٰ برابر تھوڑا ہے ان میں سے بھی) وہ خلاصہ اور وہ بہترین لوگ جو سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے تھامنے والے تھے اور امامت سے پہچانے جاتے تھے کہ امام ہیں، چاہے صحابہ کرام کا زمانہ ہو، چاہے تابعین کا زمانہ ہو یا تبع التابعین کا زمانہ ہو اہل علم و فضل امامت والے لوگ۔ کیا پہچان ہے؟ سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے لوگ۔ اور دوسری بات "واجتناب البدعة و التحذير منها" (اور بدعت سے دوری اختیاری کرنے والے اجتناب کرنے والے اور اس سے آگاہی کرنے والے بھی تحذیر کرنے والے بھی (اور یہ دونوں لازمی و ملزوم ہیں کہ جتنا کوئی شخص سنت کے قریب ہو گا مضبوطی سے تھامے گا اتنی ہی دیکھیں وہ بدعت سے دوری اختیار کرتا ہے اور تحذیر بھی کرتا ہے))۔

11۔ گیارہوں پوائنٹ آخری آج کے درس میں کہ سلفی نام کی کیا ضرورت پڑ گئی کیا جواب ہے ؟جب بعض بدعتیوں نے اپنے آپ کو اہل سنت کہنا شروع کیا تب ان سے تمیز اختیار کرنے کے لیے اپنی پہچان کو قائم رکھنے کے لیے سلفی کا لفظ وجود میں آیا اور سلفی سے مراد ہے صحابہ کرام، تابعین و تبع التابعین، اُن کے راستے پر چلنے والے اور ان کے راستے پر چلنے والے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (02: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔